سلام

سید محمد مہدی تاثیرؔ اجتہادی

یوں تیر آ رہا ہے اصغرؑ کی جستجو میں
منزل نہاں ہے اس کی جیسے رگِ گلو میں

ہے تہلکہ سا برپا اک لشکرِ عدو میں
عباسؑ جا رہے ہیں پانی کی جستجو میں

پہنچا دے میرے مالک خیموں میں شاہِ دیںؑ کے
پہروں سے مضطرب ہیں موجیں اس آرزو میں

بولی اجل یہ بڑھ کر جب مسکرائے اصغرؑ
ہنس ہنس کے جان دینا داخل ہے ان کی خو میں

انصارِ شاہؑ والا یوں گردِ شاہِ دیںؑ تھے
پروانے جیسے آئیں مرنے کی آرزو میں

اے مسکرانے والے دستِ شہہؑ ہدا پر
کیا کیا نہ کہہ گیا تو خاموش گفتگو میں

تیر مژہ سے اس کے خود موت کانپتی ہے
جو جنگ کر رہا ہو مرنے کی آرزو میں

تاثیرؔ نارِ دوزخ اس پر حرام ہوگی
شبیرؑ کی محبت شامل ہو جس کی خو میں

سلام

شاعر اہلبیتؑ مولوی سید قائم مہدی نقوی ساحرؔ اجتہادی (کراچی)

نظر میں نور جو آٹھوں پہر حسینؑ کا ہے
ہماری آنکھ کی پتلی میں گھر حسینؑ کا ہے

یہ حریت کا جو چرچا ہے آج دنیا میں
بشر کی فکر پہ یہ سب اثر حسینؑ کا ہے

کہے جو حاکمِ جابر کے منہ پہ کلمۂ حق
کسی بھی دین کا ہو، وہ مگر حسینؑ کا ہے

خدا کا ڈر بھی نہیں ہے یزیدِ بے دیں کو
جو ڈر کسی کا اسے ہے تو ڈر حسینؑ کا ہے

نہ ہم کو جنگ پہ راضی ہو کیوں سپاہِ خدا
ابھی تو ایک سپاہی اُدھر حسینؑ کا ہے

نہ دیکھو ساحرؔ بے علم کو حقارت سے
وہ بے ہنر سہی شاعر مگر حسینؑ کا ہے

رباعی

حمیریٔ ہند مولانا سید محمد اصطفاء خورشیدؔ اجتہادی

کب حال دل اپنا کہنے والے ہم ہیں
غم شمع کی طرح سہنے والے ہم ہیں

روشن ہے سبھوں پہ صبر اپنا خورشیدؔ
جل جل کے خموش رہنے والے ہم ہیں